مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، یہ بات سوشل میڈیا پر پھیلی ہوئی ہے کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور تعداد معلوم نہ ہو تو رمضان کے آخری جمعہ کے دن چار نفل ایک سلام کے ساتھ پڑھے، ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی سات بار، سورہ کوثر پندرہ بار پڑھے، اگر سات سو سال کی نمازیں بھی قضاء ہوئی ہوں تو اس کے کفارے کے لیے یہ نماز کافی ہے" کیا یہ حدیث ٹھیک ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے؟

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے بخاری شریف کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے اوپر جھوٹ بولنا کسی عام شخص پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، جو شخص جان بوجھ کر میری جانب جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے"

رمضان اور جمعہ کے فضائل تو اپنی جگہ مگر جمعۃ الودع کے دن مخصوص طریقے پر نوافل پڑھنے سے پہلے چھوڑی گئیں، پچھلی تمام قضاء نمازیں معاف نہیں ہوتیں، یہ سب باتیں بالکل منگھڑت، غلط اور جھوٹ پر مبنی ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے! بلکہ تمام قضاء نمازوں کی قضاء کرنا واجب ہے۔ بعض لوگ ایسی منگھڑت باتیں پھیلاتے ہیں، تا کہ لوگ فرائض بجالانے میں کوتاہی کریں، ان لوگوں کو اتنا تو سوچنا چاہئے کہ اگر صرف جمعۃ الوداع پر چند نوافل پڑھنے سے پچھلی چھوڑی گئی، ساری عمر کے نمازیں معاف ہو جائیں، تو پھر روزانہ کی پانچ نمازوں کی فرضیت تو.. نعوذ باللہ.. ایک فضول بات ہوئی۔ پھر تو رمضان المبارک کے جمعۃ الودع پر چار نوافل پڑھنا ہی کافی ہوتے۔

قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ مسلمان کو اپنے تمام فوت شدہ نمازوں کی قضا کرنی چاہیے۔

CamScanner

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "جو شخص کوئی نماز پڑھنا بھول جائے، تو اس پر لازم ہے کہ جب بھی اسے یاد آئے، وہ نماز پڑھے، اس کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں، اللہ کا ارشاد ہے: میری یاد آنے پر نماز قائم کرو"۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۵۹۷)

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے سو جائے یا غفلت کی وجہ سے چھوڑ دے، تو جب بھی اسے یاد آئے وہ نماز پڑھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اقم الصلوۃ لذکری" (میری یاد آنے پر نماز قائم کرو)۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۶۸۴)

ان احادیث مبارکہ میں واضح طور پر یہ اصول بیان کر دیا گیا ہے، کہ جس شخص کی نماز غفلت یا سونے وغیرہ کی وجہ سے چھوٹ جائے، تو متنبہ ہونے پر اس کی قضا کرے۔

نیز ان احادیث مبارکہ میں آخر میں قرآن مجید کی آیت ذکر کر کے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ یہ آیت غفلت کی وجہ سے فوت شدہ نمازوں کی قضا کو بھی شامل ہے کہ یاد آنے پر ان نمازوں کی قضا کی جائے گی، محض توبہ و استغفار کافی نہیں ہے۔

اسی طرح جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے عمل سے بھی اس بات کی تعلیم دی ہے کہ نماز قضا ہو جانے کے بعد اس کی ادائیگی ضروری ہے، محض توبہ و استغفار اور ندامت کافی نہیں ہے۔ چنانچہ احادیث مبارکہ میں یہ واقعہ تفصیل سے ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر فوت شدہ تمام نمازوں کی قضا فرمائی۔ اس کے علاوہ احادیث مبارکہ میں ایک دوسرا واقعہ بھی مذکور ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً فوت شدہ نماز قضا کرنے کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ غزوۂ خیبر سے واپس آرہے تھے، رات میں چلتے چلتے جب نیند کا غلبہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے اخیر حصہ میں ایک جگہ قیام فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نگہبانی کے لیے متعین فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور صحابہ بھی سو گئے۔ جب صبح قریب ہوئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ (تھکان کی وجہ سے) اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، پس آپ پر نیند غالب ہوئی اور آپ بھی سو گئے اور باقی سب حضرات بھی ایسے سوئے کہ طلوعِ آفتاب تک نہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی اور نہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی، نہ کسی اور صحابی کی۔ جب

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

CamScanner

سورج طلوع ہوا اور اس کی شعاعیں ان حضرات پر پڑیں تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور گھبرا کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اٹھایا۔ پھر صحابہ کرام کو آگے چلنے کا حکم دیا، صحابہ کرام اپنی سواریاں لے کر آگے بڑھے اور ایک جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اقامت کہنے کا حکم دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جو نماز کو بھول جائے اس کو چاہیے کہ وہ یاد آنے پر اس کو پڑھ لے۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر:۶۸۰)

قضا نمازوں کی ادائیگی سے متعلق یہ موقف صرف امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہی نہیں؛ بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے، بلکہ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقف کو جمہور علمائے کرام کا موقف قرار دیا ہے۔

۱- صحیح البخاري: (باب من نسی صلاة فليصل اذا ذكر، رقم الحديث: ۵۹۷، ط: دار طوق النجاة)
حدثنا أبو نعيم، وموسى بن إسماعيل، قالا: حدثنا همام، عن قتادة، عن أنس بن مالك، عن النبي صلى الله عليه وسلم [ص:۱۲۳] قال: " من نسي صلاة فليصل إذا ذكرها، لا كفارة لها إلا ذلك {وأقم الصلاة لذكري} [طه: ١٤] "، قال موسى: قال همام: سمعته يقول: بعد: «وأقم الصلاة للذكرى»، قال أبو عبد الله: وقال حبان: حدثنا همام، حدثنا قتادة، حدثنا أنس، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.
۲- و فيه ايضاً:(باب قضاء الصلاة الأولى فالأولى، رقم الحديث: ۵۹۸، ط: دار طوق النجاة)
حدثنا مسدد، قال: حدثنا يحيى القطان، أخبرنا هشام، قال: حدثنا يحيى هو ابن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن جابر بن عبد الله، قال: " جعل عمر يوم الخندق يسب كفارهم، وقال: ما كدت أصلي العصر حتى غربت، قال: فنزلنا بطحان، فصلى بعد ما غربت الشمس، ثم صلى المغرب ".
۳- صحيح مسلم: (باب قضاء الصلاة الفائتة، رقم الحديث: ۶۸۵، ط: دار الكتب العلمية)
وحدثنا نصر بن علي الجهضمي، حدثني أبي، حدثنا المثنى، عن قتادة، عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إذا رقد أحدكم عن الصلاة، أو غفل عنها، فليصلها إذا ذكرها»، فإن الله يقول: {أقم الصلاة لذكري} [طه: ١٤].
بن المسيب، عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قفل من غزوة خيبر، سار ليله حتى إذا أدركه الكرى عرس، وقال لبلال: «اكلأ لنا الليل»، فصلى بلال ما قدر له، ونام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه، فلما تقارب الفجر استند بلال إلى راحلته مواجه الفجر، فغلبت بلالا عيناه وهو مستند إلى راحلته، فلم يستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا بلال، ولا أحد من أصحابه حتى ضربتهم الشمس، فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أولهم استيقاظا، ففزع رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: «أي بلال» فقال بلال: أخذ بنفسي الذي أخذ - بأبي أنت وأمي يا رسول الله - بنفسك، قال: «اقتادوا»، فاقتادوا رواحلهم شيئا، ثم توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأمر بلالا فأقام الصلاة، فصلى بهم الصبح، فلما قضى الصلاة قال: «من نسي الصلاة فليصلها إذا ذكرها»، فإن الله قال: {أقم الصلاة لذكري} [طه: ١٤]
٤- حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: (ص: ۱۵۷، ط: دار الكتب العلمية)
من لا يدري كمية الفوائت يعمل بأكبر رأيه فإن لم يكن له رأي يقض حتى يتيقن أنه لم يبق عليه شيء
۵- حاشية الشلبي على تبيين الحقائق: (۱/۴۶۸، ط: سعيد)
وفي الحاوي لا يدري كمية الفوائت يعمل بأكبر رأيه فإن لم يكن له رأي يقضي حتى يستيقن
۶- الهندية: (۱/۱۲۵، ط: دار الفكر)
وفي الحجة الاشتغال بالفوائت أولى وأهم من النوافل إلا السنن المعروفة وصلاة الضحى وصلاة التسبيح والصلوات التي رويت في الأخبار فيها سور معدودة وأذكار معهودة فتلك بنية النفل وغيرها بنية القضاء، كذا في المضمرات.
۷- مجموع الفتاوى لابن تيميه: (۲۳/۲۵۹، ط: مجمع الملك فهد)
ومن عليه فائتة فعليه أن يبادر إلى قضائها على الفور سواء فاتته عمدا أو سهوا عند جمهور العلماء. كمالك وأحمد وأبي حنيفة وغيرهم. وكذلك الراجح في مذهب الشافعي أنها إذا فاتت عمدا كان قضاؤها واجبا على الفور.
۸- فتاوى عثماني: (۱/۴۷۸،۴۸۶، ط: مكتبة معارف القرآن)
إن كذبا علي ليس ككذب علي أحد من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار (بخاري شريف: ۱۲۰۹)والله تعالى اعلم بالصواب

الجواب صحیح

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۲/رمضان المبارک/۱۴۴۴ھ

03/اپریل/2023ء

الجواب صحیح

۱۲/۹/۱۴۴۴ھ

الجامعة الأشرفية
دار الإفتاء
شارع فيروزپور لاهور